بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۶ تبوک ۱۳۴۲ھش / ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ / ۶ ستمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کا حضور کی طبیعت پر بہت گہرا اثر ہے۔ کل بھی اس کے باعث حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ شروع رات بے چینی رہی۔ پھر نیند آگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود عظیم الشان روحانی برکات کا حامل تھا آپ کی وفات جماعت احمدیہ کیلئے ایک عظیم صدمہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اپنے ریزولیشن ۲۹ غ م مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء کی رو سے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔

قرارداد تعزیت منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

زیر نمبر ۲۹ غ م
۳۰-۹-۶۳

"افسوس صد افسوس کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروز دوشنبہ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کو مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے اور جماعت احمدیہ کے لاکھوں مخلص افراد کو داغ مفارقت دے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت عظیم صدمہ ہے آپ کا وجود عظیم الشان روحانی برکات کا حامل تھا۔ آپ کو نائب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر جسمانی اولاد میں سے ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مورد تھے جس میں سے ایک الہام آپ کے حق میں قابل فخر لقب پر مشتمل ہے جس میں آپ کو قمر الانبیاء ایسے معزز لقب سے نوازا گیا ہے۔

آپ جماعت احمدیہ کے صبر آزما حالات میں جماعت کے لئے ڈھارس کا موجب ہوتے تھے اور جماعت کی مشکلات کے حل کے لئے سوز و گداز کے ساتھ محنت اور دماغ سوزی سے کوشاں رہتے۔ جماعت کی روحانی اور اخلاقی تربیت کے لئے دردمندل کے ساتھ نصائح و مواعظ حسنہ کا سلسلہ جاری رکھتے تھے۔ اور آپ کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ یہ مقاصد مستقل بنیادوں پر حاصل ہو جائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ کی متعدد تقاریر اور تصانیف جماعت کے لئے راہ نمائی کا موجب بنیں۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ صدر انجمن احمدیہ کے رکن ہونے کی حیثیت میں اس کی مہمات میں گراں قدر راہ نمائی فرماتے تھے اور آپ کے مشورہ سے اکثر دشوار کام آسان ہو جاتے تھے۔ نظام صدر انجمن احمدیہ کے چلانے میں جو ضروریات درپیش آتی رہیں ان کے پورا کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ قواعد و ضوابط کی ترتیب جن بزرگوں کی کاوش ذہنی کا نتیجہ ہے ان میں آپ کا مقام ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ آپ ساری عمر صدر انجمن احمدیہ میں مختلف حیثیتوں میں خدمات سر انجام دیتے رہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ لمبا عرصہ ناظر تصنیف اور ناظر تعلیم رہے اور عرصہ دراز تک ناظر اعلیٰ کی حیثیت میں خدمت سلسلہ سر انجام دیتے رہے۔

اسی طرح آزادی ملک کے بعد بحیثیت ناظر خدمت درویشاں گراں قدر خدمات سر انجام دیتے رہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی علالت کی وجہ سے حضرت میاں صاحب موصوف رضی اللہ عنہ کو مختلف خدمات خاص طور پر سونپی ہوئی تھیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے مختلف نظاموں یعنی (۱) صدر انجمن احمدیہ (۲) تحریک جدید انجمن احمدیہ اور ۳۔ وقف جدید انجمن احمدیہ میں باہم یک جہتی قائم رکھنے اور ان کے کاموں کی نگرانی کے لئے جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ نے جو "نگران بورڈ" مقرر کیا ہوا ہے۔ شوریٰ کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت میاں صاحب موصوف رضی اللہ عنہ کو اس بورڈ کا صدر مقرر فرمایا اور اس حیثیت میں آپ کا مقدس وجود جماعت کے لئے اطمینان قلب کا ذریعہ تھا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۶ ستمبر ۶۳ء

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور جماعت کا فرض

سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کئی پہلوؤں سے جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ آپ کی شخصیت ایک مردِ مؤمن کا سرتاپا نمونہ تھی۔ اور آپ ہر لحاظ سے اس الٰہی جماعت کے ایک بہت بڑے کارکن تھے۔

آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ سلسلہ میں صرف کیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو جس قومی کام پر بھی لگایا آپ نے نہ صرف اطاعت امیر کا ایک عظیم نمونہ دکھایا بلکہ آپ نے اس کام کو جیسا چاہیئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خواہشات سے بھی کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر کرکے دکھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے سلسلہ کے ایسے امورِ مہمہ سرانجام دئے ہیں کہ وہ تحریر و تقریر کے حصر میں نہیں آسکتے۔ آپ نے ہر سانس جو لی ہے وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ہی وقف ہوتی رہی ہے۔

جماعت کا شاید کوئی فرد ایسا ہوگا جو آپ کا تصور ذہن میں لاتا ہو اور آپ کو ایک ہمہ وقت مزدور کی حیثیت میں کام کرتا ہوا نہ پاتا ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ آپ نے سلسلہ کے وقار کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ خلافتِ ثانیہ کے دوران میں جو کام آپ نے سرانجام دیا ہے ایک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو چھوڑ کر بہت سے جماعتی کارکنوں کے مجموعی کام کو بھی اس کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح سیاسی زبان میں ہم آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا چیف وہپ کہہ سکتے ہیں۔ جماعت کے چوٹی کے کام آپ ہی کے ذریعہ سرانجام پاتے رہے ہیں۔ کہنا چاہیئے کہ آپ کی حیثیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیفٹیننٹ کی تھی جس طرح حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما امورِ مہمہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مشورہ کر لیتے تھے اور خاص کام ان کے سپرد کرتے تھے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تعلق میں آپ کا مقام تھا۔ اور صحیح یہی ہے کہ آپ ہی اس مقام کے لائق بھی تھے۔

آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت میں بھی ایک نمونہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے آج تک کوئی کام ایسا نہیں کیا جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت سے باہر ہو یا آپ کی مرضی کے خلاف ہو۔

آپ نے سلسلہ کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ عارضی حیثیت نہیں رکھتیں۔ آپ کی عظیم تصنیفات رہتی دنیا تک جماعت کے لئے رہنمائی کا کام دیتی رہیں گی۔ آپ نے اگر اپنی تمام عمر میں صرف سیرۃ المہدی ہی لکھی ہوتی تو یہی کام اتنا عظیم ہے کہ جو جماعت میں قیامت تک آپ کے نام کو اور کام کو زندہ رکھنے کے لئے کافی تھا۔ تاہم آپ نے اس عظیم کام کے علاوہ بہت سی دیگر ایسی کتب بھی تصنیف و تالیف فرمائی ہیں جو آپ کے بغیر شاید سرانجام نہ پاسکتیں۔ ان میں سے "سلسلہ احمدیہ" "سیرۃ خاتم النبیین تین جلدوں میں" آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔

آپ نہ صرف ایک محتاط اور سلیس لکھنے والوں میں سے نمبر اوّل پر تھے بلکہ جس مسئلہ پر آپ قلم اٹھاتے تھے اس میں ہمہ تن ڈوب جاتے تھے اور تحقیق کا کوئی پہلو فروگذاشت نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ کا کوئی مضمون بھی ایسا نہیں ہوتا تھا جس میں آپ نہایت حزم و احتیاط نہیں برتتے تھے اور اکثر کانٹ چھانٹ کے بعد کہیں جاکر آپ کے ذوق کے مطابق قابلِ اشاعت ہوتا تھا۔ آپ صحتِ لفظی اور صحتِ عبارت کے متعلق نہایت نازک مزاج واقع ہوئے تھے۔ کاتب کی بے احتیاطی سے غلطی تو بڑی بات ہے کوئی لفظ ذرا ٹیڑھا بھی لکھا جاتا تو اس کو خاص فہمائش کی جاتی اور دوبارہ سہ بارہ لکھواتے اور جب تک آپ کے ذوق کے مطابق لکھائی نہ ہوچکتی آپ پریس میں نہیں بھیجتے تھے پھر پروف ریڈنگ میں بھی آپ پوری پوری احتیاط سے کام لیتے۔

آپ کی طرزِ تحریر کو ہم سہل ممتنع کہہ سکتے ہیں آپ ایک فقرہ تو کیا ایک لفظ ایک حرف بلکہ ایک شوشہ بھی زاید تحریر میں نہیں لاتے تھے۔ آپ کی تحریر میں اعادہ قطعاً نہیں پایا جاتا۔ ایسا سلیس۔ برمحل جچا تلا لکھنے والا شاید ہی کوئی ہوتا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ اپنی جماعتی ذمہ داری کو سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ بے احتیاطی میں اگر کچھ لکھا گیا تو ہوسکتا ہے کہ کل سلسلہ پر اس سے حرف آئے۔ اس طرح معنوی لحاظ سے بھی آپ کی تصانیف و تالیفات مستقل حیثیت رکھتی ہیں۔ الغرض آپ کا ایک یہی کام ایسا ہے کہ جو آپ کے سوا کوئی سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ اور آپ کی یہ تصنیفات رہتی دنیا تک جماعت کے لئے سرمۂ چشم بنی رہیں گی۔ لیکن آپ کا کام ان عظیم تصانیف و تالیفات تک ہی محدود نہیں ہے۔ آپ ایک بہت بڑے منتظم بھی تھے اور صدر انجمن احمدیہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ پر رہ کر آپ نے مثالی کام کرکے دکھایا ہے۔ اس کے باوجود آپ نہایت خاموش کارکن تھے۔ شاید ہی کوئی کارکن ہوگا جس کو آپ کے ساتھ کام کرنے کا کسی حیثیت میں بھی موقع ملا ہے جو آپ کے طرزِ عمل کا ذرا سا بھی شاکی ہو۔ آپ اپنے ماتحتوں سے نہایت لطف و محبت سے پیش آتے تھے اور آپ کے ساتھی بھی اسی طرح آپ کی اطاعت کرتے تھے جس طرح آپ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت کرتے تھے۔

اس کے علاوہ آپ تمام جماعت کے لئے ایک ہمدرد بھائی اور ایک مہربان باپ بھی تھے۔ کوئی مصیبت ہو کوئی دشواری پیش آئے کسی کو کوئی شکایت پیدا ہو آپ بہترین مشورہ دیتے تھے اور شاید ہی آپ کے مشورے پر عمل کرنے والا ناکام ہوا ہو۔ آپ ہمیشہ اپنا مشورہ قرآن کریم کی آیہ کریمہ

من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا (سورہ طلاق)

سے شروع فرماتے۔ پھر حالات کے مطابق مشورہ دیتے جو اکثر صحیح ہوتا آپ ایسے حالات میں تقوےٰ اختیار کرنے پر بہت زیادہ زور دیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ تقوےٰ کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔

لوگ اگر کسی مشکل میں آپ کو دعا کے لئے لکھتے تو جواب ضرور دیتے اور نہ صرف دعا فرماتے بلکہ حالات کے مطابق صحیح مشورہ بھی تحریر فرماتے اس طریق سے لکھنے والوں کو ایک گونہ تسکین ہو جاتی۔

آپ نہایت ملنسار تھے اور ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے آپ سے ملنے کے لئے کوئی وقت نہ ہوتی۔ اکثر دوست بغیر اطلاع کے آتے مگر آپ نے ملنے سے کبھی انکار نہیں فرمایا الا ماشاء اللہ کبھی بیماری میں ڈاکٹر کی ہدایت ہو۔

اس مختصر سے مضمون میں آپ کے تمام اوصاف کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے البتہ ہر احمدی جانتا ہے کہ آپ صحیح معنوں میں ایک مردِ مؤمن تھے۔ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ نہیں ہے جس کو بیکار کہا جاسکے۔ آپ نے جماعت کے لئے عظیم کام سرانجام دیا ہے۔ آپ کی وفات سے حقیقی طور پر ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو پُر کرنا تو اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے مگر جماعت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرے۔ اگرچہ یہ ایک فرد کا تو کام نہیں ہے کیونکہ مرنے والا اپنی ذات میں خوبیوں کی ایک انجمن تھا تاہم ہم اپنی سی سعی کر سکتے ہیں کہ جو کام آپ نے شروع کر رکھے تھے ان کی تکمیل کے لئے اپنی اپنی جگہ حتی الوسع کام کریں۔ سب سے بہتر یادگار جو ہم اس عظیم مردِ مؤمن کی قائم کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور جو بے انتہا جذبہ آپ کے کردار سے خدمتِ سلسلہ کا نمایاں ہوتا ہے وہ جذبہ اپنے اندر پیدا کریں اور اس الٰہی قافلہ کو قدم بہ قدم آگے بڑھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور اپنی اپنی جگہ لگا دیں۔ یاد رہے کہ ایک مامور من اللہ کی جماعت بھی مامور ہی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی سے دکھا دیا ہے کہ انہوں نے اپنے اس فرض کو مرتے دم تک نبھایا ہے۔ یہی نمونہ ہے جس پر ہر فرد جماعت کو چلنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمارا مددگار ہو۔ آمین۔

شیخ خورشید احمد

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہم دینی خدمات اور بعض نمایاں اوصاف

معرفت اور علم و حکمت کی کان۔ قابل مصنف اعلیٰ درجہ کے مدبر۔ شفقت اور محبت۔ ہمدردی کے پیکر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات کمالات اسلام صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے ...

... یعنی بیٹوں کا چاند نکلے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا۔ اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہو گا .... اور میرا نور قریب ہے ....

۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو جیسا کہ اشتہار ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء سے ظاہر ہے اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا"۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہو گیا پلکیں گر گئیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ کئی سال تک انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ حالت اور زیادہ خراب ہو گئی۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو الہام ہوا

بَرِّقْ طِفْلِیْ بَشِیْر

(تذکرہ صفحہ ۳۳۴)

یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دے دی۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۰)

ابتدائی تعلیم آپ نے قادیان میں حاصل کی۔ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء کو آپ کے ختم قرآن شریف کے موقعہ پر آمین کی تقریب ہوئی۔ اس موقعہ پر حضور علیہ السلام نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ لڑکے اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں ہر ایک ان میں سے خدا کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں"۔

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

آپ نے بی۔ اے کا امتحان لاہور میں پاس کیا۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو آپ کا نکاح ہوا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ پھر ۱۹۱۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیرینہ خواہش کو پورا کرتے ہوئے آپ نے ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ جس کے بعد آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

آپ کی بعض اہم دینی خدمات اور اوصاف کا خاکہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

چند اہم دینی خدمات اور اوصاف

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود آپ کو صدر انجمن احمدیہ کی مجلس معتمدین کا ممبر نامزد فرمایا۔

(۲) آپ کچھ عرصہ تک الفضل اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے

(۳) مدرسہ احمدیہ کے افسر اور نگران رہے۔

(۴) انگریزی ترجمۃ القرآن کے کام میں بھی نمایاں حصہ لیا۔

(۵) صدر انجمن احمدیہ میں نظارت علیا۔ تالیف و تصنیف امور عامہ۔ تعلیم و تربیت کے محکموں کے بحیثیت ناظر انچارج رہے۔

(۶) ناظر خدمت درویشاں کی حیثیت میں خاص خدمات سرانجام دیں۔

(۷) گزشتہ نصف صدی سے احباب جماعت کی تربیت کے لئے سلسلہ کے اخبارات جرائد میں نہایت بلند اور قیمتی مضامین تحریر فرمائے۔

(۸) قادیان اور ربوہ میں امیر مقامی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کے وقت بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی قادیان کا امیر مقرر فرمایا اور اس حیثیت میں آپ نے بہت اہم خدمات سرانجام دیں۔

(۹) جماعت اور ملک و ملت کو پیش آمدہ اہم مسائل پر ہمیشہ نہایت بروقت قیمتی راہنمائی فرماتے رہے۔

(۱۰) آپ کثیر التعداد بلند پایہ اور علمی و تحقیقی کتب کے مصنف بھی ہیں جو نہ صرف جماعت بلکہ عام مسلمانوں کے لئے بھی بہت ہی مفید۔ ایمان افروز اور تعلیم و تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ نوجوانوں کے ذہنوں میں مختلف مسائل کے بارہ میں جو سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے جوابات آپ اتنے سادہ عام فہم مدلل اور پر اثر انداز میں تحریر فرمایا کرتے تھے۔ کہ دل و دماغ مطمئن ہو جاتے تھے اور ذہنوں میں ایک نئی روشنی اور بالیدگی پیدا ہو جاتی۔

(۱۱) غربا کے ساتھ آپ غیر معمولی ہمدردی اور شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ یوں تو جماعت کے ہر حصہ اور طبقہ کے افراد آپ کے قیمتی مشوروں سے مستفیض ہوتے۔ مگر غرباء اور مصیبت زدگان جب آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔ تو شفقت و ہمدردی اور لطف و احسان کا ایسا خاص سلوک فرماتے کہ وہ اطمینان اور تسلی اور سکینت کی ایک ناقابل فراموش یاد لے کر لوٹتے یہی وجہ ہے کہ آج یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک نہایت غمخوار۔ مونس اور ہر لمحہ ہماری ہمدردی اور بہتری کا خیال رکھنے والے مقدس وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔

(۱۲) درویشان قادیان کے لئے آپ بالخصوص نہایت ہی محبت اور شفقت رکھنے والے باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی ہر مشکل کو حل کرنے اور ان کے دکھوں اور دردوں میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے خاص کوشش فرماتے۔ ان کے اہل و عیال کا اس قدر خیال رکھتے کہ شاید وہ خود بھی اتنا خیال نہ رکھ سکتے ہوں گے۔ ان کی تعلیم شادی۔ بیاہ اور دیگر تمام نجی معاملات میں گہری دلچسپی رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ درویشان اور ان کے اہل و عیال ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر راہنمائی کی درخواست کرتے۔ اور آپ اس طرح ان کے مسائل کو حل فرما دیتے۔ کہ وہ خوش اور مطمئن ہو کر لوٹتے

(۱۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کی وجہ سے جماعت میں جو خلا محسوس ہوتا تھا۔ حضرت میاں صاحب اپنی طرف سے اسے دور کرنے کی پوری کوشش فرماتے۔ چنانچہ انتہائی تکلیف اور علالت طبع کے باوجود مرحومین کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے خود تشریف لانے کی کوشش فرماتے۔ باوجود اس کے کہ یہ امر آپ کی طبیعت اور رجحان کے خلاف تھا۔ مگر پھر بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر **ذکر حبیبؑ** کے موضوع پر احباب جماعت سے خطاب فرمانا منظور فرمایا اور سب احباب جانتے ہیں کہ آپ کا یہ حد درجہ روح پرور اور ایمان افروز خطاب کس شان کا ہوتا تھا۔ اور اسے سنکر کس طرح حاضرین جلسہ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔

(۱۴) ہر کام میں انتہائی باقاعدگی، سلیقہ نفاست اور حزم و احتیاط کے تمام پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھنا آپ کا ایک نمایاں اور خاص وصف تھا۔ دفتری کام ہو۔ یا مضمون۔ گفتگو اور مشورہ ہو یا خط لکھ رہے ہوں غرض ہر معاملہ میں آپ پوری پوری احتیاط اور باقاعدگی سے کام لیتے۔ اور جزئیات تک میں تفصیلی ہدایات سے سرفراز فرماتے۔ اور پھر نگرانی فرماتے۔ ان ہدایات کی تعمیل ہوئی ہے یا نہیں۔

(۱۵) ماتحتوں کے ساتھ ایسی شفقت مروّت۔ ہمدردی اور محبت کا سلوک فرماتے کہ وہ دل و جان کے ساتھ آپ پر فدا ہوتے اور آپ کی ہدایات کی تعمیل کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے۔

(۱۶) روحانی لحاظ سے آپ کو معرفت بصیرت اور عرفان کا جو بلند مقام حاصل تھا۔ اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ کو قمر الانبیاء جیسے جلیل الشان خطاب سے نوازا۔ یہ خطاب واقعی آپ کے پاکیزہ شمائل اور مقدس اوصاف کا مظہر ہے۔ جس طرح چاند کی روشنی تاریکیوں کو دور کرتی ہے۔ اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ اسی طرح آپ کا وجود بھی جماعت کے ہر طبقہ کے لئے ٹھنڈک اور اطمینان اور سکینت بخشنے والا تھا دعاؤں میں غیر معمولی شغف رکھتے۔ نمازیں حتی الامکان مسجد میں تشریف لے جا کر ادا فرماتے۔ صاحب الہام رویاء و کشوف بھی تھے۔ چنانچہ خود اپنی وفات کے متعلق بھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخش دی تھی۔ اور آپ نے آخری ایام میں خطوط اور ملاقاتوں میں خود اس امر کا اظہار فرمایا کہ اب میرا وقت مقدر آ گیا ہے۔

(۱۷) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی اور مسلسل علالت کی وجہ سے جماعت کی

زبردست خواہش اور مسلسل درخواست پر حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے نگران بورڈ کی صدارت کے فرائض اپنے ذمہ لئے ۔ باوجود علالت طبع کے ان فرائض کو آپ نے اپنی خداداد قابلیت اور فراست سے اتنی عمدگی سے نبھایا کہ بے اختیار آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

(۱۸) خلافت ثانیہ کے عہد کے روز اوّل سے لے کر آج تک آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے دست و بازو رہے۔ حضور ایدہ اللہ ہر اہم معاملہ آپ کے سپرد فرماتے اور آپ اسے اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے کہ کوئی رخنہ درمیان میں نہ رہنے پاتا۔

(۱۹) جماعت کے نوجوانوں اور آنے والی نئی نسلوں کی تربیت کا آپ کو یوں تو ہمیشہ ہی خیال رہتا چنانچہ قریباً ہر رمضان المبارک میں آپ کے گراں بہا مضامین الفضل کی زینت بنتے اور جماعت کی تربیت و اصلاح کا موجب ہوتے لیکن زندگی کے آخری چند سالوں میں تو اس بارے میں آپ کو غیر معمولی توجہ رہتی جس کی وجہ سے آپ کے مضامین میں درد اور سوز کی ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم آپ کی تحریر فرمودہ زرّیں نصائح کو اپنائیں اور تا زندگی ان پر عمل کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

الغرض قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ اتنی خوبیوں اور اتنے اوصاف کے مالک تھے کہ کسی ایک مضمون میں انہیں بیان کرنا ناممکن ہے۔ آپ کی پاکیزہ زندگی خود آپ کے ہی بیان فرمودہ ان الفاظ کے عین مطابق تھی کہ

"اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد بھی اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اسکے دوستوں اور اسکے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعے روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں۔"

ہم اشکبار آنکھوں اور غم و اندوہ میں ڈوبے ہوئے جذبات کے ساتھ اپنے رحیم و کریم مولا کے حضور دست بہ دعا ہیں کہ وہ ہمارے حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو جنّت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے، اپنے قرب خاص سے نوازے اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

(خورشید احمد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے

چندۂ عام دینے والوں کے لئے
وصیّت کر دینا آسان ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ارشاد فرماتے ہیں :۔

"پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ مگر وہ وصیّت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وہ وصیّت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیّت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیّت سے محروم ہیں اور جنّت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ - ربوہ)

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات پر
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تعزیتی قرارداد

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر، جماعتِ احمدیہ کے درخشندہ گوہر، خدائی نشانات کے مقدس حامل اور علم و عرفان کی کان قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد جعل اللہ الجنّۃ مثواہ کی اچانک اور غیر متوقع وفات پر سخت دلی قلق اور رنج و الم کا اظہار کرتا اور اشکبار آنکھوں سے اللہ تعالے کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ آپ کو اعلےٰ علیین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب اور حضرت امّ المومنین کی رفاقت میں جگہ عنایت فرمائے اور آپ پر اپنے فضل عظیم کی بارش نازل فرمائے۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ جو خدائی بشارات کے ماتحت ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو تولد ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی الہامات کے مورد تھے آپ جماعت احمدیہ کا ایک ستون اور معرفت کا ایک سمندر تھے جس سے لاکھوں تشنگان روحانیت نے سیرابی حاصل کی اور جماعت نے آپ کی رہنمائی میں ترقی کی کئی اہم منازل طے کیں آپ نے اپنی یادگار ایسا شاندار لٹریچر چھوڑا ہے جو ایک لمبے زمانہ تک لاکھوں لوگوں سے خراجِ تحسین وصول کرتا رہے گا۔

سیرۃ خاتم النبیین کے ہر سہ حصص۔ سیرۃ المہدی کی تین جلدیں۔ سلسلہ احمدیہ۔ ختم نبوت کی حقیقت۔ مسئلہ جنازہ کی حقیقت۔ تصدیق المسیح۔ الحجۃ البالغہ۔ تبلیغ ہدایت۔ کلمۃ الفصل ہمارا خدا اور اسی طرح تربیت جماعت کے متعلق آپ کے متعدد پمفلٹ آپ کے تبحر اور وسعت معلومات پر شاہد ہیں۔ الفضل میں شائع ہونیوالے مضامین جن کا کئی سال سے سلسلہ جاری تھا وہ بھی جماعت کے دوستوں کی بر وقت راہنمائی اور ان کی علمی اور روحانی تسکین کے لئے آبِ حیات سے کم نہیں تھے۔ اس کے علاوہ انتظامی لحاظ سے بھی آپ کا وجود بڑی بھاری برکات کا حامل تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو مجلس معتمدین کا ممبر نامزد فرمایا الفضل کی ادارت کے فرائض سرانجام دئے۔ ایک عرصہ تک رسالہ ریویو کی ایڈیٹری بھی فرماتے رہے مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ نظارت تالیف و تصنیف، امور عامہ اور تعلیم و تربیت کی نگرانی کے فرائض سرانجام دینے کے علاوہ ناظر اعلےٰ بھی رہے انگریزی ترجمہ قرآن میں بھی آپ نے نمایاں کام کیا۔ ہجرت کے موقعہ پر جب حضرت امیر المومنین پاکستان تشریف لے آئے تو پہلا امیر مقامی حضرت امیر المومنین نے آپ کو ہی نامزد فرمایا اور پھر پاکستان تشریف لانے پر خدمتِ درویشاں کا شعبہ مستقل طور پر آپ کے سپرد ہوا جسے آپ نے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ چلایا۔ سفر یورپ کے موقعہ پر حضور نے آپ کو ہی امیر مقامی مقرر فرمایا اور اسی طرح مختلف سفروں میں آپ کو ہی امارت کا کام سپرد فرماتے رہے جلسہ سالانہ میں آپ کی تقاریر اسی طرح خدام و انصار کے جلسوں میں آپ کے پیغامات جماعت کے لئے ایک مشعلِ راہ کا کام دیتے تھے۔ آپ نے حضور کی بیماری میں مجلس مشاورت کی صدارت اور نگران بورڈ کے فرائض بھی سرانجام دئے اور اس خوبی سے اس فرض کو نبھایا کہ دل اسکی یاد سے مدتوں تک حظّ اٹھاتا رہے گا۔

غرض حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی تمام زندگی ایک مسلسل جہاد اور دعوۃ الی الحق میں گذری۔ آپ اسلام کے ایک بہادر جرنیل تھے اور جماعت آپ کی برکات سے پوری طرح مستفیض ہو رہی تھی۔ افسوس کہ آپ کی وفات سے اب ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو پُر کرنا کسی انسانی طاقت میں نہیں۔ اللہ تعالےٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے فضل سے جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے تمام اعزّہ و اقرباء کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لوکل انجمن احمدیہ اس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ، سیدہ امّ مظفر صاحبہ۔ آپ کے صاحبزادگان صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (یہ واقفِ زندگی ہیں اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں) اور دیگر افراد خاندان سے دلی غم و الم کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت کو بھی توفیق بخشے کہ وہ اس صدمہ کو پوری ہمّت اور صبر و سکون سے برداشت کرے اور ہر قسم کے ابتلاؤں میں اپنا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھاتی چلی جائے +

(ہم ہیں ممبران لوکل انجمن احمدیہ - ربوہ)

کل نفسٍ ذائقۃ الموت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا وصال

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

کل نفس ذائقۃ الموت

یہ کیا ہی سچا جملہ ہے۔ جو خدا کی پاک کتاب قرآن کریم میں مذکور ہے۔ حضرت آدم سے لے کر تا ابندم یہ بجا ثابت ہوتا آرہا ہے۔ بظاہر یہ فقرہ فکر اور غم و یاس کی حالت پیدا کرنے والا ہے لیکن در اصل یہ فقرہ ایک خوشخبری ہے جو کہ ایسے مقام میں داخل ہونے کی خبر دیتا ہے جس کی وسعت کی کچھ انتہا نہیں درحقیقت اگر بغور دیکھا جائے تو یہ خبر اس خواہش و تقاضہ کو پورا کرنے والی ہے جو انسان کے اندر اس کی پیدائش کے ساتھ ہی ودیعت کر دی گئی ہے۔

اسے یوں سمجھنا چاہیئے جیسے کہ کوئی شخص بغرض حصول تعلیم کسی کالج میں داخل ہوتا ہے۔ جب اسے ایک زمانہ تعلیم حاصل کرنے گذر جاتا ہے تو اس کا نفس کو نت محسوس کرتا ہے۔ اور تقاضہ کرنے لگتا ہے کہ اب کوئی امتحان لے اور مجھے کامیاب کرے تو میں اپنی زندگی کی آسائش دیکھ لوں۔

پس مومنوں کے لئے جو خدا تعالے پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یہ ایک خوشخبری ہے کہ چند سال تلخی کے گذارنے کے بعد انشاء اللہ ہمیں وہ مقام نصیب ہو جائے گا۔ جہاں ہمیشہ کی خوشکن زندگی حاصل ہو جائے گی۔ یہ لامتناہی ابدی زندگی کیونکر نصیب ہوگی؟ وہ یوں ہوگی کہ جب ایک سچا مومن محبت الٰہی کی چنگاری دل میں لئے ہوئے اس دنیا کو برضاء و رغبت خیرباد کہہ دے گا۔ تو اسے عالم ثانی میں ایسا وجود مل جائے گا جو حسن خداوندی کو ایسے رنگ میں دکھلائے گا۔ کہ اس کی آنکھ ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ادھر ادھر نہیں ہوگی اور وہ خدا میں محو ہو کر رہ جائے گا اور ازلی ابدی خدا کے ساتھ اس نسبت کی وجہ سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس دنیا پر رہنے اور گذر جانے والے کاملین نے اس دن کو (وفات کے دن کو) یوم وصال کہا ہے۔ جیسا کہ کسی بزرگ نے کہا ہے سے

عروسی بود نوبت ماتمت\
اگر بر نکوئی بود خاتمت

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے بھی اس دن کی قدر و قیمت کا اظہار عجیب رنگ میں کیا ہے۔

جس روز بوقت صبح آپ کی وفات ہوئی تھی اس سے پہلی رات آپ بحالت مرض بار بار یہ ہندی فقرہ پڑھتے تھے

اج ملاؤ کی سنی سکھی سب جگ دینودا

یعنی آج یوم وصال ہے میں سارا جہان قربان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ پسر موعود اور اپنی دیگر اولاد کے متعلق الہام ہے کہ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلے کان اللہ نزل من السماء

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے حسب بشارت سیدہ حضرت نصرت جہاں بیگم کو بطور زوجہ مطہرہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالے عنہا کی آپ کے ہاں کی آمد دوشنبہ کے روز ہوئی تھی۔ پھر آں سیدہ رضی کا روحانی وصال بذریعہ رحلت بھی دوشنبہ کو ہوا۔ پھر اس الہام میں فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء کا تذکرہ اشارہ کرتا ہے کہ کوئی فرزند ہے۔ جس کی یہ شان بیان ہوئی ہے کہ اس کا تعلق دوشنبہ سے ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؓ کی پیدائش کا عقیقہ دوشنبہ کو ہوا تھا۔ لیکن آٹھ سالہ عمر میں آپؓ کا وصال ہو گیا۔ لیکن دوشنبہ تو مبارک بن گیا یا مبارک دوشنبہ سے برکت پا گیا۔ اب حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب کا یوم وصال بھی دوشنبہ کو ہی ہوا ہے یہ جو مبارک دوشنبہ ہے۔ جس سے جہاں آپ کا وصال نہایت مبارک ثابت ہوتا ہے وہاں آپ کے صفات کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

حضرت میاں صاحبؓ دم واپسیں کا آخری وقت سورج کے غروب ہونے کے معاً بعد تھا۔ گویا ایک پہلو سے سہ شنبہ یعنی منگل کا دن لگ گیا تھا۔ اس میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ یوم وصال کے لحاظ سے اگر ایک طرف حضرت ام المومنین کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ تو دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی مشابہت ہوتی ہے جو منگل کے روز فوت ہوئے تھے۔ پس کیا ہی پیارا روشن وجود ہے کیا ہی خدا کے نور کو دکھلانے والا وجود آپ کا تھا اللہ تعالے آپ پر ہزاراں رحمتیں نازل فرماتا رہے اور آپ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان کا قرب حاصل ہو اور ہم پسماندگان کے گناہوں کو بخشے اور ہمارا بھی انجام بخیر فرمائے۔

(خاں حشمت اللہ)

ہمارے حضرت میاں صاحبؓ

(مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ ربوہ)

ہمارے حضرت میاں صاحبؓ (ہم سب پیار سے اسی خطاب سے عموماً آپ کو مخاطب کیا کرتے تھے) کی وفات جماعت کے لئے ایک المناک سانحہ ہے احباب جماعت جن کے دل حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری سے پہلے ہی مغموم رہتے تھے اور جو اس ہم و غم کو حضرت میاں صاحبؓ کی پاکیزہ صورت و سیرت کے طفیل اپنے دلوں کو قدرے ہلکا کر لیا کرتے تھے اس مفارقت کو کس طرح محسوس کریں گے اس کی شدت کا علم اللہ تعالے کو ہی ہو سکتا ہے۔

میں چونکہ بیمار ہوں اور اس وقت طبیعت بہت متاثر ہے لہذا میں تفصیل سے آپ کے ملکوتی خصائل کو تحریر نہیں کر سکتا صرف ایک دو باتیں عرض کر کے آخر میں ایک رؤیا درج کرنے پر ہوں میں نے پہلی ستمبر ۱۹۶۳ء کی شب (غالباً بعد نماز تہجد) دیکھی تھی اور جس کے دوسرے حصہ سے مجھے فکر پیدا ہو گیا تھا اکتفا کروں گا

باوجود اپنی بیماری کے میں اکثر حضرت اقدس کی صحت اور جماعتی اصلاح یعنی تعلیم و تربیت کے متعلق مختلف مسائل پر آپ سے خط و کتابت کیا کرتا تھا ان امور کے متعلق اگرچہ میں دوسرے ذمہ دار احباب کو بھی لکھتا اور ملتا رہتا حضرت میاں صاحبؓ نہایت محبت و شفقت سے ان کا مفصل جواب تحریر فرماتے تھے

حضرت اقدس کی صحت کے متعلق پہلی دفعہ ذرا لمبی ملاقات کے بعد جب میں تھوڑا عرصہ ہوا آپ کے مکان پر آپ کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوا تو ضمناً حضور کی صحت کے بارہ میں ذکر پر آپ نے غالباً الٰہی تحریک کے ماتحت فرمایا کہ میں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے ملوں، باوجود قدرے حجاب کے یہ خیال کر کے کہ حضرت اقدس کی صحت کا سوال ہے جس کے بارے میں اتنی دیر سے کوشش کر رہا ہوں انشراح صدر فوراً پیدا ہو گیا اور میں سیدھا ڈاکٹر صاحب موصوف کے مکان پر پہنچا جو گھر میں موجود تھے اور نہایت تپاک سے ملے اور انہوں نے اس بارہ میں پہلے اور اس وقت بھی میری تمام پیش کردہ تجاویز سے کلی اتفاق کیا اور ان کے بروئے کار لانے کا وعدہ فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ طور پر درخواست دعا ہے کہ ہمارے شافی مطلق خدا ایسے سامان پیدا کرے جو حضرت اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ پر منتج ہوں۔ آمین۔

یکم ستمبر کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ کوئی پہاڑی علاقہ ہے جہاں نالے بہتے ہیں اور جہاں سے حضرت علیؓ یا آپ کی ذریت کے دشمنوں نے انہیں پانی لینے سے روکا تھا یا ان نالوں کو زہر آلود کیا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ان احمدی نوجوانوں کے نام لے کر جنہوں نے ان نالوں کو زہر سے صاف کرنے کے لئے شکر ڈالی تھی تعریف فرما رہے ہیں ایک نوجوان کو جس نے سب سے زیادہ (غالباً نو سیر) شکر ڈالی تھی جزاہ اللہ احسن الجزاء کہتے ہیں (اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت کی حفاظت کے متعلق احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں ظاہر ہیں)

جب حضرت میاں صاحب کے احسانات یاد آتے ہیں تو سخت درد اور کرب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان پنشنر\
محلہ دارالعدر غربی۔ ربوہ

ادائیگی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

(۳)

نام	رقم
مکرم عبد اللہ جان صاحب پارہ چنار	۶-۰۰
مبارک احمد صاحب مجوکہ ملتان شہر	۶-۰۰
مبشر احمد صاحب مجوکہ	۱۲-۰۰
محترمہ آصفہ اکبر صاحبہ	۸-۰۰
ثریا اکبر صاحبہ	۱۲-۰۰
ریاض اکبر صاحب	۶-۰۰
چوہدری منور احمد صاحب	۱۱-۰۰
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعت	۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ "	۱۸-۰۰
محمد شفیع صاحب اشرف	۶-۰۰
چوہدری عبد الرحیم صاحب ملتان کلاتھ	۹-۰۰
سید مبارک احمد شاہ صاحب	۶-۲۵
چوہدری عبد الرحیم صاحب وکیل	۶-۰۰
سیٹھ اللہ جوایا صاحب	۷-۰۰
سجاد احمد خاں صاحب	۱۰-۰۰

نوٹ:- احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا بقیہ چندہ جلد ارسال فرمادیں اسی طرح جن دوستوں نے اپنا وعدہ ابھی تک ادا نہیں کیا وہ جلد پورا کرنے کی کوشش فرمادیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

فہرست عطایا دہندگان برائے تعمیر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۱ از ۶۳-۸-۱۶ تا ۶۳-۸-۲۱)

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

مندرجہ ذیل احباب نے ۶۳-۸-۱۶ تا ۶۳-۸-۲۱ ہسپتال کی تعمیر کے لئے عطایا جات بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ نیز احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ تعمیر ہسپتال کے لئے ابھی بہت رقم کی ضرورت ہے لہذا زیادہ سے زیادہ اس تحریک میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ

شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور ۱۳ــ۰۰
سید ناصر احمد صاحب کراچی ۵ــ۰۰
خان صفدر علی خان صاحب " ۶ــ۰۰
سید رشید علی صاحب " ۵ــ۰۰
ملک بشیر احمد صاحب " ۵۰۰ــ۰۰
امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ میاں فیض احمد صاحب
آف جہلم بذریعہ میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ ۵ــ۰۰
لجنہ اماء اللہ چک ۳۱ گانگ ۴ــ۰۰
راجہ شاہسوار خاں صاحب چک ۳۰
ڈیری فارم گجرات ۲۰ــ۰۰
راجہ شاہسوار خاں صاحب چک ۳۰ ۲۰ــ۰۰
عبد اللطیف صاحب "تاثیر" کراچی ۷ــ۰۰
بیگم صاحبہ سید ممتاز حسین صاحب " ۱۰ــ۰۰
[illegible] خالد صاحب " ۲۰ــ۰۰
کلثوم بیگم صاحبہ ۱۵ــ۰۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کامپٹی " ۱۰ــ۰۰
بشریٰ محمود نواز صاحبہ " ۲۰ــ۰۰
دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ ۱۳ــ۰۰
مس امۃ الحمید صاحبہ سیالکوٹ شہر ۱۰ــ۰۰
حاجی فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا ۵۰ــ۰۰
لجنہ اماء اللہ سرگودھا ۵ــ۰۰
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۱۲ــ۰۰
خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب سکرٹری مال
بارو ملہی ۱۰ــ۰۰
عبد الحمید صاحب کراچی ۲۵ــ۰۰
ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی ۵ــ۰۰
میاں محمد شفیع صاحب آڈٹ سپلائی کراچی ۵۰ــ۰۰
ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان ۵۰ــ۰۰
دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ ۵ــ۰۰
عنایت اللہ صاحب بھٹی اسمٰعیل آباد ملتان ۸ــ۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب سکرٹری مال
منڈی بہاء الدین ۱۰ــ۰۰
شیخ فضل دین عبد الحکیم صاحبان دکاندار ربوہ ۵ــ۰۰
حکیم ظفر احمد صاحب ننگہ گوجرانوالہ ۸ــ۰۰
شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری مال
جماعت لائلپور ۱۲-۱۳
ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۵ــ۰۰
سید ناصر احمد صاحب حیدرآباد ۵ــ۰۰
چوہدری منور احمد صاحب کراچی ۵ــ۰۰
شیخ حمید اللہ صاحب لائلپور ۱۰ــ۰۰
مرزا خلیل احمد صاحب پشاور ۱۰ــ۰۰

مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب مرحوم کراچی
بذریعہ مرزا عبد الرحمٰن صاحب برائے تعمیر کمرہ ۸۰۰ــ۰۰
چوہدری نور احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ
سول لائن لاہور ۵ــ۰۰
خیر النساء صاحبہ کھاریاں برائے ثواب
خاوند مرحوم بشارت احمد صاحب ۱۵۰ــ۰۰
جمعدار محمد اکبر صاحب کھاریاں ۲۰ــ۰۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
شیخوپورہ ۵۰۰ــ۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب پہر منڈنٹ
راولپنڈی ۱۰۰ــ۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۵ــ۰۰
نگل محمد صاحب لاہور چھاؤنی ۵ــ۰۰
ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان ۲۵۰ــ۰۰
امۃ المقتدر صاحبہ زوجہ عبد الرشید صاحب کراچی ۵ــ۰۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب " ۲۵ــ۰۰
مرزا عبد الرشید بیگ صاحب منجانب والد
محترم مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب مرحوم ۱۲۰۰ــ۰۰
برائے تعمیر کمرہ
بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودھا
(قیمت زیورات) ۳۸ــ۰۰
چوہدری منور احمد کراچی ۵ــ۰۰
میاں نثار احمد صاحب سکرٹری مال
از جماعت پشاور ۱۲ــ۰۰
حاکم علی صاحب سکرٹری مال جماعت اوکاڑہ ۱۰ــ۰۰
محمد احمد صاحب قمر محاسب جماعت سیالکوٹ شہر ۱۱ــ۰۰
عنایت اللہ صاحب اسمٰعیل آباد ملتان ۱۱ــ۰۰
مرزا مبارک احمد صاحب سکرٹری مال
جماعت حیدرآباد ۶ــ۰۰

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے دادا شیخ نبی بخش صاحب آجکل بہت زیادہ بیمار ہیں۔ سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (بشارت احمد شاہ باغ لاہور)

۲۔ میرے بھائی شیخ عبد الوہاب صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی عرصہ ایک سال سے برابر بیمار ہیں۔ ابھی تک آرام نہیں آیا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (شیخ محمد اسلم دیپالپور)

۳۔ مخترم صوبیدار عبد الصمد صاحب مولوی فاضل بدوملہی بیمار ہیں۔ کافی نقاہت ہے۔ بزرگان جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اجمل شاہد)

لجنہ اماء اللہ ملتان کی تربیتی کلاس

۴ اگست سے ۱۴ اگست تک لجنہ اماء اللہ ملتان کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ یہ ملتان میں پہلی تربیتی کلاس تھی۔ اس میں خواتین کے استفادہ کے لئے دینی، معلوماتی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کروائی گئیں۔

مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع ملتان نے وفات مسیح، مسئلہ نبوت، اسلام میں پردہ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر لیکچر دئے۔

محترمہ مسز بشریٰ لبیبہ صاحبہ (لیکچرر جامعہ نصرت) ربوہ نے نماز باترجمہ سکھائی۔ دوسرا سیپارہ نصف باترجمہ اور کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ختم کروائی۔ خواتین کافی تعداد میں تشریف لاتی رہیں۔ امتحان میں بارہ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب ہوگئیں۔ کامیاب ہونے والی لڑکیوں کو اسناد تقسیم کی گئیں۔

بعض مستورات جو بہت دور رہنے کی وجہ سے حاضر ہونے سے قاصر تھیں ان کے لئے حلقہ چھاؤنی میں تربیتی کلاس کا انتظام کیا جارہا ہے (سیکرٹری تعلیم)

اعلان برائے امتحان لجنہ اماء اللہ

چھ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو لجنہ اماء اللہ کا "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کا امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ۔ لجنہ کی ممبرات سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں ہر شہر کی لجنہ صدر اپنے اپنے حلقہ میں اس کی تیاری کا انتظام فرمائیں تاکہ امتحان دینے میں سہولت ہو۔ (سیکرٹری تعلیم)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے وصول کردہ چندہ جات کا ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینا ضروری ہے۔ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ زیادہ رقم اکٹھی ہوجائے تو پھر روانہ کریں۔ ماہ اگست کی ۲۰ تاریخ گزر چکی ہے۔ اگر آپ نے جمع شدہ چندہ جات ابھی تک مرکز کو روانہ نہیں کئے۔ تو فوراً بھجوا دیں۔ اور اگر چندہ جات وصول ہی نہیں کئے۔ تو وصولی کی فکر کریں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اپنے مرحوم بھائی کیلئے دائمی دعاؤں کا انتظام

مکرم ملک الطاف حسین صاحب رئیس سکرٹری مال جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان مطلع فرماتے ہیں:۔

"اپنے جوان سالہ بھائی ملک اقبال حسین رئیس مرحوم کے ایصال ثواب کی خاطر مبلغ تیس ۳۰ روپے چندہ تعمیر مساجد بیرون ممالک ارسال ہے۔ مرحوم پچھلے سال اگست ۱۹۶۲ء میں وفات پاگیا تھا۔ نیز آٹھویں جماعت کا طالب علم اور وظیفہ خوار تھا — یہ (۳۰/- روپے) اس کے بقایا وظیفہ کی رقم ہے جو تعمیر مساجد بیرون ممالک کے لئے ارسال کی گئی ہے"۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوں گے۔ جن میں بجٹ اور دیگر مفید تجاویز پر غور ہوگا۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے مجالس کی صرف ان تجاویز پر غور کیا جاسکے گا۔ جو متعلقہ مجلس مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد کثرت رائے سے منظور کی گئی ہوں۔ قائدین نوٹ کرلیں کہ ایسی تجاویز کا ۱۵ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فہرست چندہ دہندگان بطور صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

۲

از ۲۰/۷/۶۳ تا ۱۷/۸/۶۳ :-

سرفراز علی صاحب واہ کینٹ — روپے ۱۰ — ۰۰
بشیر الدین صاحب " — ۲ — ۰۰
سیدہ خورشید افضل شاہ صاحبہ دارالرحمت ربوہ — ۱۰ — ۰۰
خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب — ۴۱ — ۰۰
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال مردان — ۲۸ — ۰۰
نذیر احمد خاں صاحب سیکرٹری مال منٹگمری — ۵ — ۵۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ — ۶۲ — ۰۰
چوہدری نور احمد خاں صاحب حلقہ سول لائن لاہور — ۲ — ۲۵
قریشی محمد شفیع صاحب الکمسٹس ربوہ — ۵ — ۰۰
بذریعہ عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ — ۱۱ — ۳۱
ملک بشیر احمد صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر لاہور — ۵۰ — ۰۰
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد فضل صاحب اوچ شریف — ۵ — ۰۰
لیفٹیننٹ عبدالمنان صاحب سیالکوٹ چھاؤنی — ۲ — ۰۰
ملک رشید الدین صاحب چک ۱۱۹/۷ ER نیاز نگر براستہ گسو وال — ۶ — ۵
حافظ نیاز احمد صاحب کرمانی نیلا گنبد لاہور — ۵ — ۰۰
بابو اقبال محمد صاحب گوجرانوالہ — ۱۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ منور احمد صاحب دی مال لاہور — ۵۰ — ۰۰
سید محمد اقبال شاہ صاحب آف نیروبی — ۴۳ — ۰۰
پیر محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت لشیا آباد - سٹیٹ — ۵ — ۰۰
ڈاکٹر محمد احمد صاحب پریکٹیشنر دیپالپور — ۵ — ۰۰
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ منجانب اہلیہ مرحومہ مریم بیگم صاحبہ — ۸ — ۰۰
مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ — ۴ — ۰۰
مستری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال کرتو ضلع شیخوپورہ — ۵ — ۵۰
مسز اے عظیم آدم جی جوٹ ملز نرائن گنج — ۱۰ — ۰۰
امۃ الرفیق صاحبہ بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی - ربوہ — ۱۵ — ۰۰
ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب لاہور — ۲۵ — ۰۰
عبدالسمیع صاحب بھٹی سیکرٹری مال جماعت کمڑی - سندھ — ۲۲ — ۵۰
رانا عبدالمجید خاں صاحب کنجروڑ ضلع سیالکوٹ — ۱ — ۷۵
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ — ۲ — ۰۰
محمد ذکاء اللہ صاحب میانہ پنڈ سیالکوٹ — ۱۵ — ۸۸
عطاء اللہ صاحب ضیا کھادسیکرٹری ملتان — ۵ — ۰۰
بشیر احمد صاحب ایس ایم ریم نگر ضلع لاہور — ۱ — ۰۰
عبدالحق صاحب بنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ — ۲ — ۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ — ۲ — ۰۰

محمد اقبال صاحب سانگھڑ — ۱ — ۰۰
عنایت بیگم صاحبہ سانگھڑ — ۲ — ۰۰
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد لطفی صاحب بیرسٹر لاہور — ۴۰ — ۰۰
میاں کمال الدین صاحب چغتائی سنت نگر لاہور — ۱۵ — ۰۰
کریم احمد صاحب واہ کینٹ — ۳ — ۰۰
نصیر احمد صاحب تبولہ براستہ عارف والہ — ۲۱ — ۰۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب لاہور — ۵۰ — ۰۰
عبدالواحد صاحب حسین آگاہی ملتان شہر — ۵۰ — ۰۰
چوہدری مبارک احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ — ۱۰ — ۰۰
بشریٰ بیگم صاحبہ بہلول پور چک ۱۲۷ ضلع لائل پور — ۵۰
بشیر احمد صاحب ربوہ — ۱ — ۰۰
قریشی عبدالغنی صاحب قلعہ مزنگ لاہور — ۳ — ۵۰
ایس بی ریحانہ صاحبہ صدر لجنہ کنری — ۱۲ — ۰۰
چوہدری حمید احمد صاحب درویش بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی — ۲ — ۰۰
بشریٰ پردین صاحبہ حلقہ دارالذکر لاہور — ۱ — ۰۰
شیخ رفیق احمد صاحب " — ۱۰ — ۰۰
شیخ عبدالحق صاحب " — ۱ — ۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب جماعت احمدیہ سر قبور ضلع بہاولپور — ۷ — ۰۰
بیگم صاحبہ شیخ ناصر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی — ۳۵ — ۰۰
چوہدری محفوظ الرحمن صاحب ٹی آئی کالج ربوہ — ۱۱ — ۰۰
مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ربوہ — ۲ — ۰۰
امریکہ مشن بذریعہ وکالت تبشیر ربوہ — ۳۰ — ۰۰
چوہدری جمال خاں صاحب چک ۵ ملہو ضلع شیخوپورہ — ۲ — ۰۰
جمیلہ شمس اہلیہ ملک نسیم احمد صاحب پلیڈر ڈیرہ غازی خاں — ۵ — ۰۰
طلباء ریاست میڈیکل کالج حیدر آباد — ۳۷ — ۶۰
سید ناصر احمد صاحب حیدر آباد — ۱۰ — ۰۰
بنت بابو محمد عالم صاحب راولپنڈی — ۱۰ — ۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری مبشر احمد صاحب حیدرآباد — ۵ — ۰۰
سلطان محمد صاحب ربوہ — ۲ — ۰۰
نوابزادہ محمد امین خاں صاحب بنوں — ۱۰ — ۰۰
نواب بی بی صاحبہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا — ۴ — ۸۸

از ۱۹/۶/۶۳ تا ۲۱/۸/۶۳ :-

زیب النساء صاحبہ موہن پورہ راولپنڈی — ۱۰ — ۰۰
فرخندہ اختر صاحبہ معرفت چوہدری محمد تقی صاحب گلبرگ لاہور — ۱۰ —
ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب مظفر گڑھ — ۱۰ — ۰۰

حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ از دالدین خود — ۵ — ۰۰
" " از بچگان — ۵ — ۰۰
" " خود — ۵ — ۰۰
مستری امام الدین صاحب دارالیمن ربوہ — ۱ — ۰۰
ملک خدا بخش صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری — ۱۰ — ۰۰
چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب شیخوپورہ — ۲ — ۰۰
جماعت ملتان شہر بذریعہ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال — ۶ — ۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ایس ایم ریم نگر لاہور — ۳ — ۰۰
بابو عبدالحمید صاحب جماعت حلقہ مزنگ لاہور — ۷ — ۸۷
ملک اللہ دتہ صاحب سلطان پورہ لاہور — ۲ — ۰۰
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت ربوہ — ۱۵ — ۰۰
از مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مرحومہ — ۴ — ۰۰
خاکسار مرزا منور احمد ربوہ — ۱۰ — ۰۰
فضل دین صاحب پنشنر سیالکوٹ شہر — ۳ — ۰۰
عبدالرشید صاحب ریل بازار گوجرانوالہ — ۳۲ — ۵۰
عبدالحکیم صاحب ناصر لاہور — ۱۰ — ۰۰
نصیر بانو صاحبہ بنت شریف احمد صاحب کپور تھلوی ملتان — ۱ — ۲۵
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور — ۳۰ — ۰۰
محمد اسلم خاں صاحب شگفتہ فضل عمر ہسپتال ربوہ — ۱ — ۰۰
محمود احمد صاحب ڈسپنسری ایریا ربوہ — ۱ — ۰۰
ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی — ۲۰ — ۰۰
محمد اسلم صاحب کھوکھر کراچی ڈرگ روڈ — ۲۵ — ۰۰
قاضی عطاء اللہ صاحب ٹیچر سانڈہ خورد لاہور — ۱۱ — ۰۰
نفر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت — ۵ — ۰۰
مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت — ۵ — ۰۰
محمد سلیمان صاحب گلی استانیاں کچے کوارٹرز ربوہ — ۱ — ۰۰
ناصر احمد صاحب پولیس اوکاڑہ — ۵ — ۰۰
فضل محمد نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ — ۵ — ۰۰
محمد رفیق صاحب نواں کلی ضلع مردان — ۵ — ۰۰
ملک فضل حق صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی — ۱۰ — ۰۰

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایجنسی سرجن باجوڑ — ۵ — ۰۰
بشیر الدین احمد صاحب بیرسٹر لندن — ۵ — ۰۰
ملک امام الدین صاحب ۳۷ گ - ب لاہور — ۱۰ — ۰۰
رضیہ اختر صاحبہ بنت چوہدری احمد صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ — ۵ — ۰۰
منصور ایاز صاحبہ محلہ اکال گڑھ راولپنڈی — ۳۰ — ۰۰
بیگم یزدانی صاحبہ لاہور بذریعہ شیخ مختار بی صاحب گوجرانوالہ — ۱۰ — ۰۰
شیخ مختار بی صاحب گورونانک پورہ گوجرانوالہ — ۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب کراچی ۵ — ۱۰۰ — ۰۰
امۃ الرشید فاطمہ صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ کوئٹہ — ۵۰ — ۰۰
سردار بیگم صاحبہ ضلع لائل پور بذریعہ لطف الرحمن صاحب شاکر — ۵ — ۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ملک عبدالحمید صاحب عالم خاں روڈ راولپنڈی — ۵ — ۰۰
اسحاق منصور صاحب آڈیٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور — ۵ — ۰۰
مہر نگار صاحبہ بنت محمد یامین صاحب سرگودھا — ۵۰ — ۰۰
محترمہ والدہ صاحبہ مہر آپا صاحب بذریعہ خاکسار مرزا منور احمد ربوہ — ۲۰ — ۰۰
مرزا سعید احمد صاحب ابن مرزا صالح علی صاحب پاکستان - نیوی - کراچی — ۱۰ — ۰۰

(باقی)

ضرورت ہے

دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک انسپکٹر وصایا کی آسامی خالی ہے اس آسامی کو پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں امیدواران درخواستیں ۲۱/۹/۶۳ تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔

گریڈ ۱- ۱۸۰-EB۶ / ۱۵۰-EB۵ / ۱۰۰-۴-۶۰ ہوگا۔

شرائط :- میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔ (پنشنر کی صورت میں -/۷۵ روپے بالمقطع)

۲- پختہ عمر کا ہو اور وصایا کی قانونی پیچیدگیوں کو سمجھتا ہو یا ایسا ذہین ہو کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سمجھ لے

۳- تقریر کرنے کا ملکہ اور حساب کتاب رکھنے کا تجربہ رکھتا ہو۔

۴- موصی ہو

۵- خط اچھا ہو۔ کیونکہ دوروں میں اکثر وصایا اسے اپنی قلم سے لکھنی پڑیں گی۔

۶- امیدوار چال چلن دیانت امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق لکھی بھجوائیں

نوٹ :- جن احباب نے دفتر بہشتی مقبرہ میں اس آسامی کے متعلق پہلے درخواستیں دی تھیں وہ بھی اس اعلان کے مطابق دوبارہ درخواستیں نظارت دیوان میں بھجوائیں۔

(ناظر دیوان)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے میں عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے

حضرت میاں صاحب کے وصال پر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ کی قرارداد تعزیت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء میں حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی :-

"ممبران مجلس تحریک جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے انتہائی جذبات غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود بے شمار الٰہی نشانات کا حامل تھا۔ آپ کی پیدائش بھی الٰہی بشارتوں کے ماتحت ہوئی۔ خدائی الہامات میں آپ کو قمر الانبیاء نور اور فضل کا نام دیا گیا۔

سلسلہ کی تاریخ محفوظ کرنے میں آپ نے جو بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ آپ نے بے شمار تربیتی مضامین لکھکر جماعت کی ہمیشہ صحیح رہنمائی فرمائی۔ ان مضامین کو ہی اگر ترتیب دیا جائے تو کئی ضخیم جلدوں میں سمائیں گے۔ الغرض آپ کی ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی بے مثال قلمی خدمت میں ہی گذری۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی موجودہ علالت کے دوران نگران بورڈ کی صدارت آپ کے سپرد ہوئی جس میں جماعت کے اہم ترین معاملات کے فیصلے ہوتے۔ آپ نے جس دانائی اور حکمت سے جماعت کے یہ اہم معاملات فیصلہ فرمائے۔ یہ بھی آپ کا ہی حصہ تھا۔

تقسیم ملک کے بعد قادیان میں رہنے والے درویشوں کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے اور ان نازک معاملات کو نہایت احسن طریق سے نبھانا آپ ہی کا کام تھا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے اہم ترین مواقع پر آپ پر پورا اعتماد فرماتے ہوئے بڑی سے بڑی ذمہ داری سپرد کی اور آپ نے ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ذمہ داری کو پوری طرح نبھایا۔

آپ کی وفات کے بعد جس قسم کا خلا جماعت میں پیدا ہوا ہے۔ بظاہر اس کا پورا ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ لیکن ہم اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ وہ برکات ہم سے منقطع نہ فرمائے جو آپ کے وجود سے وابستہ تھیں۔ سلسلہ خدا کا ہے وہی اس کا محافظ ہے اس کی رضا یہی تھی۔ ہم اس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اور پھر خدائے ذوالجلال کے حضور دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے فضل کے سایہ تلے رکھے اور آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

ہم اس ریزولیوشن کے ذریعے اپنے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور اُن کے برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انتہائی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُن سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور خود ان سب کا اور جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

بقیہ صفحہ اول

ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے لئے حضرت میاں صاحب موصوف رضی اللہ عنہ کی وفات ایک نہایت المناک حادثہ ہے ہم اللہ تعالےٰ کے حضور دردمند اور غمگین دلوں کے ساتھ دست بدعا ہیں کہ جماعت احمدیہ کو حضرت میاں صاحب موصوف رضی اللہ عنہ

۲۴ کی وفات سے جو نقصان پہنچا ہے اس کا اپنے فضل سے مداوا فرمائے اور حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں خاص مقام عطا فرمائے پس ماندگان کا حامی و ناصر ہو اور مرحوم کی برکات کو ہم میں جاری رکھے۔ آمین۔

ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ اس المناک حادثہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ حضرت صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت صاحبزادی سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ و دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور متعلقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔"

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیٹ

خریداران کیلئے ضروری اطلاع

روحانی خزائن کی جلد نمبر ۱۲ شائع ہو گئی ہے خریداران سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دفتر الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے اپنی جلد حاصل کر لیں جو احباب بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں وہ دفتر ہذا کو بذریعہ خط اطلاع دیں تا ان کو جلد بھجوا دی جائے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا"۔

مینجنگ ڈائریکٹر الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

ضلع لائل پور کے انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

ضلع لائل پور کے انصار اللہ کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ ۷-۸ ستمبر کو بروز ہفتہ و اتوار مسجد فضل لائل پور شہر میں منعقد ہو گا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ، مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت۔ مولانا محمد یار صاحب عارف اور جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی شرکت متوقع ہے

اس اجتماع میں ضلع بھر کے انصار کثرت سے شریک ہوں کوئی ایسی مجلس نہ ہو جس کے نمائندے اس اجتماع میں شریک نہ ہوں۔

(خاکسار محبوب عالم خالد قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)